بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*
**دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت**
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 ؍فروری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن صحابہ کا ذکر ہے ان میں سے پہلا نام حضرت خالد بن قیس کا ہے۔ حضرت خالد کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو بیاضا سے تھا۔ آپ کے والد قیس بن مالک تھے اور والدہ کا نام سلمٰی بنت حارثہ تھا۔ آپ ستر انصار صحابہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ آپ نے غزوہ بدر اور احد میں بھی شرکت کی تھی۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت حارث بن خزمہ۔ انصاری تھے یہ ان کی کنیت ابو بشر تھی۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ آپ بنو عبد الاشھل کے حلیف تھے۔ آپ غزوہ بدر، احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ آپؐ نے حضرت حارث بن خزمہ اور حضرت ایاس بن بکیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہوگئی تو منافقوں نے آپؐ پر یہ اعتراض کیا کہ آپ کو اپنی اونٹنی کی تو خبر نہیں ہے تو آسمان کی خبریں کیسے جان سکتے ہیں۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں وہی باتیں جانتا ہوں جن کے بارے میں خدا مجھے خبر دیتا ہے اور فرمایا کہ اب خدا نے مجھے اونٹنی کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ وادی کی فلاں گھاٹی میں ہے۔ چنانچہ حضرت حارث بن خزمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے مقام سے اونٹنی تلاش کر کے لائے۔ ان کی وفات 40 ھجری میں حضرت علی کے دور خلافت میں 67 سال کی عمر میں مدینہ میں ہوئی۔

اگلے صحابی ہیں حضرت خنیس بن حذافہ، ان کی کنیت ابو حذافہ تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں جانے سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ آپ ان مسلمانوں میں شامل تھے جنہوں نے دوسری دفعہ حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ مدینہ ہجرت کے بعد آپ حضرت رفاع بن عبد المنذر کے پاس رہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خنیس اور ابو ابوعبس بن جبر کے درمیان عقد مؤاخات قائم کیا۔ آپ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل حضرت خنیس کے عقد میں تھیں۔

حضرت خنیس جنگ بدر کے بعد مدینہ واپس آنے پر بیمار ہوگئے اور اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکے اور ان کی وفات ہوگئی۔ جس کے بعد آنحضورؐ نے حضرت حفصہ کے ساتھ نکاح کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خنیس کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو

جنت البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت حارثہ بن نعمان۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی حضرت حارثہ بن نعمان انصاری صحابی تھے ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنونجار سے تھا آپ غزوہ بدر احد خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ ان کا شمار جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن نعمان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپؐ کے پاس حضرت جبرئیل بیٹھے تھے اور آپؐ ان سے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کر رہے تھے۔ حارثہ نے آپ کو سلام نہیں کیا۔ جبرئیل نے کہا کہ انہوں نے سلام کیوں نہیں کیا؟ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارثہ سے دریافت فرمایا کہ تو تم نے سلام کیوں نہیں کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کے پاس ایک شخص کو دیکھا تھا آپ ان سے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کر رہے تھے میں نے ناپسند کیا کہ میں آپ کی بات کو قطع کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھ لیا تھا جو میرے پاس بیٹھا تھا؟ انہوں نے کہا۔ جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے اور وہ کہتے تھے کہ اگر یہ شخص سلام کرتا تو میں اس شخص کو جواب دیتا۔ پھر اس کے بعد جبرئیل نے کہا کہ یہ اسّی لوگوں میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ اس کے کیا معنی ہیں؟ جس پر جبرئیل نے کہا کہ یہ ان اسّی آدمیوں میں سے ہیں جو غزوہ حنین میں آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے۔ ان کا رزق اور ان کی اولاد کا رزق جنت میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

اگلے صحابی ہیں حضرت بشیر بن سعد۔ ان کی کنیت ابونعمان تھی۔ سعد بن ثعلبہ ان کے والد تھے۔ قبیلہ خزرج سے ان کا تعلق تھا۔ حضرت بشیر بن سعد زمانہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے۔ آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ساتھ شامل ہوئے تھے، آپ غزوہ بدر، احد، خندق اور باقی تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان 7 ھجری میں حضرت بشیر بن سعد کی نگرانی میں تیس آدمیوں پر مشتمل ایک سریہ فدک بن مرۃ کی جانب بھیجا تھا۔ اسی طرح شوال 7 ھجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تین سو آدمیوں کے ہمراہ یمن اور جوار کی طرف روانہ فرمایا جہاں غطفان کے کچھ لوگ عیینہ بن حنس الفرادی کے ساتھ اکٹھے ہوا سلام کے خلاف منصوبہ بندیاں کرتے تھے۔ حضرت بشیر نے ان سے مقابلہ کر کے انہیں منتشر کر دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنا کچھ مال مجھے عطا کیا۔ اس پر میری والدہ نے کہا میں راضی نہ ہوں گی جب تک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ ٹھہراؤ۔ میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تا کہ وہ آپ کو میرے عطیہ پر گواہ بنائیں جو مجھے دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے سب بچوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولاد سے عدل کا سلوک کرو۔ میرے والد واپس آئے اور وہ عطیہ واپس لے لیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اہم اشیاء کے متعلق

ہے نہ کہ چھوٹی موٹی چیزوں کے متعلق۔

حضور انور نے اس مسئلے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک لڑکے کی شکایت پر کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کو ارشاد فرمایا کہ یا تو تم اس کو بھی وہ چیز دو یا پھر دوسرے سے بھی لے لو۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جس طرح اولاد پر والدین کی اطاعت فرض ہے اسی طرح والدین کے لئے بھی اولاد سے مساویانہ سلوک اور یکساں محبت کرنا فرض ہے لیکن اگر والدین اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جنبہ داری سے کام لیتے ہیں تو ممکن ہے کہ اولاد شاید اپنے فرائض سے تو منہ نہ موڑے۔ لیکن ان فرائض کی ادائیگی یعنی والدین کی خدمت کرنے میں کوئی شادمانی اور مسرت محسوس نہیں کرے گی۔ بعض لوگوں کا اس قسم کا رویہ اولاد کے لئے مضر اور محبت کو تباہ کرنے والا ہوتا ہے جو اولاد اور ماں باپ میں ہوتی ہے۔ اس لئے اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔ بہرحال اگر ھبہ یا وصیت کسی خاص اولاد کے نام ہو تو پھر ناجائز ہوگا۔ بعض اوقات حالات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ بڑے بیٹے کو اعلیٰ تعلیم دلوائی مگر چھوٹے بیٹوں کے وقت نوکری چھوٹ جانے یا آمد کم ہو جانے کی وجہ سے انہیں اعلیٰ تعلیم نہیں دلوا سکا تو اس پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس کے برعکس اگر ایک والد اپنے بڑے لڑکے کو جو عیال دار ہو گیا ہو دو ہزار روپیہ دے کر الگ کر دے کہ تم تجارت کر لو مگر جب دوسرے لڑکے بھی صاحب اولاد ہو جائیں تو انہیں کچھ نہ دے تو یہ ناجائز ہے اور امتیازی سلوک ہوگا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں 12 ھجری میں حضرت بشیر حضرت خالد بن ولید کے معرکہ عین التمر میں شریک ہوئے اور آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ قضاء کے لئے ذی القعدہ 7 ھجری میں روانہ ہوئے تو آپ نے ہتھیار آگے بھیج دیئے تھے اور ان پر حضرت بشیر بن سعد کو نگران مقرر فرمایا۔ عمرہ قضا کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو عمرہ سے روک دیا گیا تھا تو اس وقت جو شرائط طے ہوئی تھیں ان میں ایک شرط یہ تھی کہ اگلے سال آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمرہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ذی القعدہ 7 ہجری میں آپؐ نے اپنے 2000 صحابہ کے ساتھ عمرہ کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ طواف کا منظر کفار سے دیکھا نہ گیا اور وہ پہاڑوں پر چلے گئے۔ بعض طنزیہ کہنے لگے کہ یہ کیا طواف کریں گے ان کو تو بھوک اور مدینہ کے بخار نے کچل کر رکھ دیا ہے۔

حضور ﷺ نے صحابہ کو فرمایا کہ اپنی قوت کا اظہار کرو اور چادر اس طرح باندھو کہ مضبوط شانے نظر آئیں اور پھر شانوں کو خوب ہلا ہلا کر طواف کرو۔ اس کو عربی میں رمل کہتے ہیں۔ یہ سنت آج بھی جاری ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ روایت میں آیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی زندگی میں چار عمرے اور ایک حج کیا تھا۔

حضرت بشیر بن سعد انصار کے پہلے شخص تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر سقیفہ بنو ساعدہ کے دن بیعت کی تھی۔ سقیفہ بنو ساعدہ کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں بنو خزرج کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کے حوالے سے ایک اجلاس جاری تھا۔ اس اجلاس کی خبر حضرت عمر کو دی گئی اور ساتھ ہی یہ کہا گیا کہ ہوسکتا ہے کہ منافقین اور انصار کے باعث کوئی فتنہ نہ پھیل جائے۔ اس پر حضرت عمر فاروق حضرت ابوبکر صدیق کو لے کر سقیفہ بنی ساعدہ چلے گئے۔ یہاں جا کر معلوم ہوا کہ بنو خزرج جانشینی کے دعویدار ہیں اور بنو اوس اس کی

مخالفت کررہے ہیں۔اس پر ایک انصاری صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یاد کرایا کہ حکمران تو قریش میں سے ہی ہوں گے جو اس وقت اس بحث کے دوران لوگوں کی اکثریت کے دلوں میں اتر گیا۔انصار اپنے دعوے سے دستبردار ہوگئے اور سب نے فوراً ہی ابوبکر کی خلافت پر بیعت کرلی۔

حضرت ابومسعود انصاری بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سعد بن عبادۃ کی مجلس میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے حضرت بشیر بن سعد نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں تو ہم کس طرح آپ پر درود بھیجیں۔راوی کہتے ہیں اس سوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔یہاں تک کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش وہ آپ سے سوال نہ کرتا۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہا کرو کہ اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ اٰل ابراھیم وبارك علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ اٰل ابراھیم فی العالمین انك حمید مجید۔اور سلام اس طرح جیسا کہ تم جانتے ہو کس طرح سلام کرنا ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارك وسلم انك حمید مجید

حضور انور نے فرمایا کہ میں ایک دعا کیلئے کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں بنگلہ دیش میں بلوائیوں نے احمدیوں کے گھروں اور دوکانوں وغیرہ پر حملہ کیا کچھ گھر جلائے کچھ دوکانیں لوٹیں جلائیں کچھ احمدی زخمی بھی ہوئے ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ وہاں حالات بہتر کرے اور اللہ تعالیٰ جو زخمی ہیں ان کو جلد صحت بھی عطا فرمائے۔ان کے نقصانات بھی پورے فرمائے اور وہاں امن سے وہ لوگ جلسہ کرسکیں۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم صدیقہ بیگم صاحبہ دنیا پور پاکستان کا ہے۔یہ لئیق احمد مشتاق صاحب مبلغ انچارج جنوبی امریکہ کی والدہ تھیں اور شیخ مظفر احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔یکم فروری کو 74 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔حضور انور نے مرحومہ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے ان کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے۔ان کے بچوں کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے ان کے حق میں ان کی دعائیں قبول فرمائے۔

......☆......☆......☆......

**Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 15th - February - 2019**

**BOOK POST (PRINTED MATTER)**

To ..................................................................................

..................................................................................

..................................................................................

..................................................................................

**From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar**

**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**